علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ فری ہسپتال

جناب محمد نعیم بادشاہ صاحب جناب ملک نصیر احمد اور ان کے ساتھیوں نے علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید فری ہسپتال قائم کرکے مسلکی اور سماجی خدمت کی قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ اہلحدیث زعماء وقائدین کو چاہئے کہ وہ بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس میدان میں اپنے وسائل بروئے کار لائیں جس میں گفتار کے غازی ہونے کے باوجود وہ بالکل تہی دامن ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ہسپتال کا انتظام وانصرام کرنے والوں اور اس ضمن میں تعاون کرنے والوں کی جدوجہد قبول فرمائے اور انہیں دین ودنیا کی خیر وبرکات سے نوازے اصحاب ثروت سے درخواست ہے کہ وہ ہسپتال سے تعاون کرنے میں ذاتی دلچسپی لیں۔ ان شاء اللہ وہ اسے اپنے تعاون کا بہترین مصرف پائیں گے۔ **جزاھم اللہ خیرا** ۔ذیل میں روزنامہ جنگ میں شائع شدہ جناب رفیق ڈوگر صاحب کا کالم ہسپتال کے تعارف کے لئے شکریہ روزنامہ جنگ نذر قارئین کیا جارہا ہے۔ ادارہ

قابل تقلید مثال

رفیق ڈوگر صاحب

ہمارے محترم ڈاکٹر انوار الٰہی کسی مسجد میں دو تین سے زیادہ مرتبہ جمعہ کی نمازیں نہیں پڑھ سکتے جب سے آرامکو کی آرام دہ نوکری چھوڑ کر آئے ہیں بہت بے آرام رہتے ہیں دو جمعے اس مسجد میں چار جمعے اگلی مسجد میں کوئی عالم فاضل ان کے معیار توحید پر پورا نہیں اترتا اسی تلاش میں گزشتہ جمعہ وہ ہمیں شہر کے دوسرے کنارے لے گئے سنا ہے وہاں فیصل آباد سے ایک عالم آیا ہے شاد باغ نیا شاد باغ اور اس سے آگے ایک ناشاد سی بستی میں پہنچے تو مسجد سے باہر گلیوں بازاروں میں بھی صفیں بچھائی جا رہی تھیں۔ لوگ شہر کے دور دراز علاقوں سے چلے آرہے تھے۔ لوگ آتے رہے عالم صاحب واضح فرماتے رہے بلی کی کہانی کتے کے بچے اور فاحشہ عورت کا قصہ رات کو مکہ میں چوری اور صبح کو مدینہ میں پہنچ کر غسل فرمانے کا واقع لوگ واہ واہ کررہے تھے۔

مسجد جمعہ کے سامنے ایک نو تعمیر شدہ عمارت میں لوگ جمع ہونے لگے بتایا گیا کہ یہ علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم کی یاد میں تعمیر کردہ ہسپتال کی عمارت ہے۔ جو ان کے عقیدت مندوں نے مرحوم کی روح کو ایصال ثواب اور بستی کے لوگوں کے علاج معالجہ کے لئے بنوائی ہے ہم جلدی میں تھے اور اندر گھوم پھر کر ہسپتال نہ دیکھ سکے نہ ہی افتتاحی تقریب میں شریک ہوسکے لیکن چلتے پھرتے لوگوں سے معلوم ہوا اور بازاروں کی طرف کے بورڈوں سے اندازہ کیا کہ ہسپتال میں علاج معالجہ کی بیشتر جدید سہولتیں فراہم

کی گئیں ہیں۔ سفر کی ساری روحانی اور جسمانی تھکن دور ہوگئی۔ اگر ملک بھر کے سارے پیر خانوں اور آستانوں کے عقیدت مند بھی اس مثال پر عمل کریں تو ملک میں ہزاروں ہسپتالوں کا اضافہ ہو جائے لاکھوں افراد کو علاج ومعالجہ کی سہولتیں میسر آجائیں اللہ میاں مرحومین کو اس سے بہت زیادہ اجر وثواب سے نوازیں جو میٹھے چاولوں اور عرس کی محفلوں سے انہیں پہنچتا ہے علامہ احسان الٰہی ظہیر بہت اچھے عالم اور نڈر مقرر تھے۔ ان کی زندگی میں اکثر معاملات پر ہمارا ان سے اختلاف ہوا لیکن ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے ان کے عقیدت مندوں نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اس سے ان کا بڑے سے بڑا مخالف بھی اختلاف نہیں کرسکتا قیام پاکستان کے بعد لاہور میں جتنے بڑے بڑے ہسپتال تھے ہندوؤں نے بنائے تھے گنگا رام ہسپتال گلاب دیوی ہسپتال وغیرہ ہم سوچتے تھے کہ بتوں کو پوجنے والوں نے خدا کے بندوں کی خدمت میں اتنا کچھ کیا خدا کے ماننے والوں کو اس کے بندوں کے لیے کچھ کرنے کی توفیق کیوں نہ ہوئی لیکن اب کچھ مسلمان بھی بندوں کے بارے میں سوچنے لگے ہیں۔ سون سیکسر کی وسیع وعریض آبادی میں ہسپتال تو کیا کوئی ڈسپنسری بھی مشکل سے ملتی تھی سیاست ادب اور صحافت کی اس وادی میں بہت کچھ دیا مگر اسے کوئی ایک چھوٹا سا ہسپتال بھی نہ دے سکا گذشتہ سے پیوستہ سال ادھر سے گزرے تو ایک ہسپتال کی خوبصورت عمارت نظر آئی۔ ڈاکٹروں کے رہائشی بنگلے خواتین کے علاج کا مکمل ہسپتال لاہور کے ایک صاحب نے اپنے خرچ پر بنوا کر ایمبولنس تک سب کچھ فراہم کرکے حکومت کے سپرد کردیا تھا۔ چوہدری عبدالکریم میموریل ہسپتال کے بورڈ سے معلوم ہوا کہ قلعہ گوجر سنگھ کے عبدالکریم روڈ والے چوہدری مرحوم کے بیٹے نے اپنے باپ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے اس علاقہ میں ہسپتال بنوایا ہے۔ اب بھی اس کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں۔ ایک روز ہم گلاب دیوی ہسپتال گئے تو ایک نیا بلاک زیر تعمیر تھا بتایا گیا کہ ۳۰۰ بستروں کا بلاک آپریشن تھیٹروں لفٹوں تک کی ہر ضرورت کی چیز ایک ہی آدمی نے بنوائی ہے اور دن بھر وہاں موجود رہتا ہے پائپ پکڑ کر دیواروں کو پانی اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس عشق میں دل کا درد خرید لیا ہے۔ مگر باز پھر بھی نہیں آرہا عمران خان نے کینسر ہسپتال کا منصوبہ شروع کیا تو بہت سے لوگوں نے بہت سی باتیں کیں۔ ہم یہ باتیں سن اور پڑھ کر ہمیشہ یہ سوچتے تھے کہ اس قوم کو ہر برے کام میں اچھائی اور ہر اچھے کام میں برائی کیوں نظر آتی ہے ٹھیک ہے چند برے خاندانوں نے بڑے بڑے ہسپتال بنا کر انہیں خاندانی کاروباری دکانیں بنا لیا ہے۔ لیکن بہت زیادہ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ ان کا نام بھی کسی کو معلوم ہو۔ وہ خلق خدا کی بھلائی کے لئے اپنی ہمت سے بڑھ کر کام کررہے ہیں ہم اگر ایسے اچھے کاموں میں ان کی کوئی مدد نہیں کرسکتے تو اپنی تھڑدلی اور تنگ نظری سے نیک کام میں برائی کے بیج تو نہیں بونا چاہئے لیکن ایسے لوگ ہمیشہ سے رہے ہیں اور رہے گے۔ خدا

کرے سب پیر اور ملک بھر کے پیروں مزاروں اور آستانوں کے عقیدت مند علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم کے عقیدت مندوں جیسے ہو جائیں جنہوں نے علامہ کا مزار بنانے اور اس پر عرس کروانے کی بجائے ان کے نام پر خلق خدا کے لئے ہسپتال بنا دیا ہے وہ بھی امیروں کے علاقہ ماڈل ٹاؤن شادمان یا گلبرگ میں نہیں غریبوں کے علاقہ میں جسکی گلیوں میں گاڑی بھی آسانی سے نہیں آجا سکتی ہمارے اکثر اسلامی انقلاب کے داعی امراء کی بستیوں میں مراکز انقلاب بنا کر ان کے چندوں اور تعاون سے اسلامی انقلاب کے نعرے لگاتے رہتے ہیں ہم ان سے ہمیشہ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ غریبوں کی طرف جاؤ مگر وہ کار کوٹھی اور ویڈیو انقلاب سے باہر نہیں نکلتے مگر علامہ احسان الٰہی ظہیر ہسپتال کے قیام سے ایسے کسی انقلاب کو کوئی خطرہ نہیں

تبصرہ کتب

۱۔ نور محمدی کی پیدائش از حافظ عبداللہ محدث روپڑی

۲۔ خیر البراهین فی الجهر بالتاٴمین از مولانا محمد یحییٰ گوندلوی

۳۔ دین تصوف از مولانا محمد یحییٰ گوندلوی۔

ملنے کا پتہ = مکتبہ عزیزیہ مسجد قدس اہل حدیث گلی نمبر ۵ چوک دالگراں۔ لاہور

پہلی کتاب میں حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ایک موضوع روایت "**اول ما خلق اللہ نوری**" پر مستند بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ حدیث خود ساختہ اور من گھڑت ہے اور اس کی بنیاد پر ثابت کئے جانے والے مسائل کا شریعت اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ آپؒ نے اس ضمن میں سایہ نبیؐ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلہ کے متعلق زمین کے نگل جانے کا عقیدہ اور علم غیب اور دیگر عقائد میں بھی مختصر اور مدلل بحث کی ہے۔

دوسری کتاب آمین بالجہر کے مسئلے پر مولانا محمد یحییٰ گوندلوی کی تحقیق کا نچوڑ ہے۔ مولانا علمی حلقوں میں بہت اچھا اضافہ ہیں۔ ان کی یہ تصنیف علمی و تحقیقی شاہکار ہے۔ اور ہمارے خیال کے مطابق اس موضوع پر لکھی جانے والی سابقہ تمام تصنیف کا بہترین خلاصہ ہے۔ مولانا کی تخلیقی صلاحیت بھی اس میں عیاں ہے۔ قارئین اس سے بھرپور استفادہ کریں۔

تیسری کتاب بھی ان کی تحقیقی کاوش ہے۔ تصوف کے موضوع پر بہت اچھے حوالہ جات جمع کیے ہیں اور صوفیوں کی کتب کی روشنی میں ان کے عقائد کا ابطال کیا ہے۔ جزاہ اللہ خیرا۔